47088 ـ سمجھا جاتا ہے کہ زکاۃ ہر سال نہیں ہے

سوال

کیا زکاۃ ہر سال نکالنی واجب ہے؟
میں نے شخصی ملکیت کے لیے کچھ سونا خریدا ہے جس کا وزن تقریبا ایک کلو ہے تو کیا اس میں سے اڑھائی فیصد زکاۃ صرف پہلا برس گزرنے کے بعد ادا کی جائے گی یا کہ ہر برس ادا کرنا ہو گی ؟
(اس سوال میں سونا بطور مثال ہے) ایک انڈین عالم دین کا کہنا ہے کہ بعینہ اشیاء کی زکاۃ صرف پوری عمر میں ایک بار واجب ہوتی ہے، نہ کہ ہر برس، اور جو شخص یہ دعوی کرتا ہے کہ زکاۃ ہر سال واجب ہوتی ہے اسے کتاب و سنت میں سے کوئی دلیل دینی چاہیے، لہذا اس عالم دین کی یہ کلام کہاں تک صحیح ہے، اور اس دلیل کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سلف اور بعد میں آنے والے سب علماء کرام کا اتفاق ہے کہ سونے اور چاندی وغیرہ اموال کی زکاۃ ہر سال ہوتی ہے.

ابن حزم رحمہ اللہ تعالی مراتب اجماع میں کہتے ہیں:

" اور وہ اس پر متفق ہیں کہ ہر مال پر سال ہو جانے پر زکاۃ واجب ہوتی ہے، صرف پھلوں اور کھیتی میں نہیں، کیونکہ اس میں صرف ایک بار زکاۃ واجب ہوتی ہے"

دیکھیں: صفحہ نمبر (38).

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی نے نقد مراتب اجماع میں اس کا کوئی تعاقب نہیں کیا.

اور اس اجماع کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آج تک اس پر عمل ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عمال اور زکاۃ جمع کرنے والوں کو قبائل اور علاقوں میں زکاۃ اکٹھی کرنے کے لیے روانہ کیا کرتے تھے اور وہ اس مال میں جس کی زکاۃ پچھلے برس ادا کی جاچکی ہو اور جس کی ادا نہ کی گئی ہو میں کوئی فرق نہیں کرتے تھے، بلکہ وہ لوگوں کے پاس زکاۃ کا جو مال موجود ہوتا اس کی زکاۃ لیتے تھے.

ابن سیرین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" زکاۃ اکٹھی کرنے والا آتا اور جہاں دیکھتا کہ فصل کھڑی ہے، اور یا اونٹ یا بکریاں ہیں ان سے زکاۃ وصول کر لیتا "

دیکھیں: المدونة (1 / 361).

اور اس شخص نے جو یہ بات کہی ہے کہ زکاۃ ہر سال نہیں ہوتی یہ اس کی جہالت پر دلالت کرتی ہے، اسے تعلیم دینی اور بتانا واجب ہے، اور ضروری ہے کہ اسے صحیح اور سیدھی راہ کی راہنمائی کی جائے.

اور مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ فتوی بازی میں جلدی نہ کرے، اور جو اس کے سامنے ظاہر ہو اس بنا پر فتوی جاری کر دے، بلکہ اسے علماء کرام کے اقوال اور تحقیق کی طرف رجوع کرنا چاہیے، تا کہ وہ اجماع کی جگہیں معلوم کر لے اور شذوذ اختیار نہ کرے.

والله اعلم .